RMPInternational.TK

باب متی تبطل الصلاۃ وعمن تسقط — نماز کب باطل ہوتی ہے اور کس سے ساقط ہوتی ہے

پہلی فصل

نماز میں جو امور جائز نہیں

وَ تَبْطُلُ الصَّلَاةُ بِالْكَلَامِ	باتیں کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ❶

❶ (1) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿إن كنا لنتكلم في الصلاة على عهد رسول الله ﷺ﴾ ''ہم عہد رسالت میں دوران نماز ایک دوسرے سے بات چیت کر لیتے تھے'' اور اپنی ضرورت وحاجت ایک دوسرے سے بیان کر دیتے تھے حتی کہ آیت ''حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ'' نازل ہوئی تو ﴿فأمرنا بالسكوت ونهينا عن الكلام﴾ ''ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور دوران نماز گفتگو سے منع کر دیا گیا۔'' (۱)

(2) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دوران نماز سلام کہا تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا (حالانکہ پہلے جواب دیا کرتے تھے) اور (پھر بعد میں) فرمایا ﴿إن في الصلاة لشغلا﴾ ''بلاشبہ نماز میں مشغولیت ہے۔'' (۲)

(3) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ﴿إذا كنتم في الصلاة فاقنتوا ولا تكلموا﴾ ''جب تم نماز میں ہوتے ہو تو فرمانبردار رہو اور کلام نہ کرو۔'' (۳)

(4) سنن ابی داود میں ایک روایت ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے ﴿إن الله قد أحدث ألا تكلموا في الصلاة﴾ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے نیا حکم یہ دیا ہے کہ دوران نماز کلام مت کرو۔'' (٤)

یہ تمام دلائل دوران نماز کلام کی حرمت کا واضح ثبوت ہیں اور اصول میں یہ بات مسلم ہے کہ ((النهي يقتضي فساد المنهي عنه)) ''ممانعت منہی عنہ (جس کام سے روکا گیا ہے) کے فاسد ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔'' بالخصوص عبادات میں یہ قاعدہ متفق علیہ ہے۔ (٥)

(ابن حجرؒ، شوکانیؒ) اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس نے دوران نماز جان بوجھ کر کلام کیا اور وہ اصلاح نماز کا ارادہ نہیں رکھتا تو بلاشبہ اس کی نماز فاسد ہے۔ (٦)

(۱) [بخاري (۱۲۰۰) كتاب الجمعة : باب ما ينهى عنه من الكلام في الصلاة ' مسلم (٥٣٩) أبو داود (٩٤٩) ترمذي (٤٠٥) نسائي (١٨/٣) أحمد (٣٦٨/٤)]

(٢) [بخاري (١١٩٩) أيضا ' مسلم (٥٣٨) مسند شافعي (٣٥١) أحمد (٣٧٧/١) أبو داود (٩٢٤) نسائي (١٩/٣) بيهقي (٢٤٨/٢)]

(٣) [مسند أبي يعلى (٣٨٤/٨)]

(٤) [حسن : صحيح أبو داود (٨١٧) كتاب الصلاة : باب رد السلام في الصلاة ' أبو داود (٩٢٤) نسائي (١٩/٣)]

(٥) [إرشاد الفحول (٣٧٠/٢) الإحكام للآمدي (٢٦٩/٣)]

(٦) [فتح الباري (٩٠/٣) نيل الأوطار (١٥٨/٢)]

The Real Muslims Portal

RMPInternational.TK

(علامہ عینیؒ، ابن منذرؒ) اسی کے قائل ہیں۔(۱)

○ علماء نے بھول کر یا جہالت کی وجہ سے نماز میں کلام کے حکم میں اختلاف کیا ہے۔

(ابو حنیفہؒ) کلام جان بوجھ کر ہو بھول کر ہو یا جہالت کی بنا پر ہو نماز باطل کر دیتا ہے۔ امام ثوریؒ، امام ابن مبارکؒ، امام حماد بن ابی سلیمانؒ اور امام نخعیؒ وغیرہ کا بھی یہی موقف ہے۔

(جمہور، احمدؒ، شافعیؒ، مالکؒ) بھول کر یا جہالت کی بنا پر کلام سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ امام ابن منذرؒ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، امام عطاءؒ، امام حسنؒ اور امام قتادہؒ وغیرہ سے بھی یہی مذہب نقل کیا ہے۔(۲)

(راجح) جمہور کا موقف راجح ہے۔

(ابن حزمؒ) بھول کر یا جہالت سے کیا ہوا کلام محض سجدہ سہو لازم کر دیتا ہے جبکہ نماز مکمل ہو جاتی ہے۔(۳)

(شوکانیؒ) بھول کر کیا ہوا کلام اور جو بھولنے کے ہی حکم میں ہو نماز باطل نہیں کرتا۔(٤)

مزید اس موقف کے دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ذوالیدین میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر دو رکعتیں پڑھا دیں پھر ذوالیدین کے یاد کروانے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے استفسار کیا کہ ﴿أصدق ذو اليدين؟﴾ ''کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟'' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ دو رکعتیں ادا کر لیں اور آخر میں سہو کے سجدے کر لیے۔(٥)

ثابت ہوا کہ بھول کر کلام کر لینے سے نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت دوبارہ پڑھتے۔

(2) حدیث نبوی ہے کہ ﴿إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان......﴾ ''اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا یا بھول کر کیے ہوئے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔''(٦)

(3) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے (نماز میں ہی) کہہ دیا "یرحمک الله" اس پر لوگوں نے مجھے گھور گھور کر دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: ہائے! میری ماں مجھے گم پائے کیا بات ہے؟ تم مجھے (غصے سے) کیوں دیکھ رہے ہو؟ اس پر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیا۔ جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں (مجھے غصہ تو آیا) لیکن میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں میں نے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور نہ بعد میں کسی ایسے معلم کو دیکھا جو تعلیم دینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہو اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ ہی سخت و کرخت گفتگو

---

(۱) [عمدة القاری (۲۹۸/٦ـ ۲۹۹) الأوسط لابن المنذر (۲۳٤/۳)]

(۲) [الأوسط لابن المنذر (۲۳٦/۳) نيل الأوطار (۱۵۸/۲) شرح مسلم للنووی (۲۷/۳) الأم (۲۳٦/۱) شرح المهذب (۱٦۹/٤) المبسوط (۱۷۰/۱) الهداية (٦۱/۱) سبل السلام (۳۱۹/۱) المغنی (٤٤٤/۲)]

(۳) [المحلی بالآثار (۳۱٤/۲)]

(٤) [السيل الجرار (۲۳٤/۱)]

(٥) [بخاری (۱۲۱٤) کتاب الأذان : باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس' مسلم (۵۷۳) موطا (۹۳/۱) ترمذی (۳۹۹) أبو داود (۱۰۰۸) ابن ماجة (۱۲۱٤)]

(٦) [صحيح : صحيح ابن ماجة (۱٦٦۲) کتاب الطلاق : باب طلاق المكره و الناسی ' إرواء الغليل (۸۲) ابن ماجة (۲۰٤۳)]

The Real Muslims Portal

RMPInternational.TK

کی بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا ﴿إن هذه الصلاة لا يصلح فيها شيئ من كلام الناس إنما هو التسبيح والتكبير و قراءة القرآن﴾ ''بلاشبہ نماز میں انسانی گفتگو کی کوئی گنجائش نہیں۔ نماز میں تو صرف تسبیح' تکبیر اور تلاوتِ قرآن ہونی چاہیے۔'' (۱)

اس حدیث سے بھی واضح طور پر معلوم ہوا کہ جہالت کی وجہ سے نماز میں اگر گفتگو ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی اگر ایسا ہوتا تو نبی ﷺ اس شخص کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیتے حالانکہ آپ ﷺ نے ایسا کچھ نہیں کیا بلکہ اسے اس حکم سے آگاہ کرنے پر ہی اکتفاء کیا۔

○ اصلاح نماز کے لیے کیا ہوا کلام آئمہ اربعہ کے نزدیک نماز باطل کر دیتا ہے البتہ امام اوزاعیؒ اور بعض مالکیہ نے اسے جائز کہا ہے۔(۲)

وَبِالْإِشْتِغَالِ بِمَا لَيْسَ مِنْهَا	غیر متعلقہ کام میں مشغول ہونے سے (نماز باطل ہو جاتی ہے)۔ ❶

❶ مراد یہ ہے کہ انسان کوئی ایسا کام شروع کر دے جو نماز کا حصہ نہیں اور اس وقت انسان کو نمازی نہ کہا جا سکے مثلاً لیٹ کر سو جانا' بھاگنا شروع کر دینا' کپڑے سینے لگ جانا' کسی چیز کی طرف طویل مدت دیکھتے رہنا' بوجھ اٹھا لینا' یا کھانا پینا وغیرہ یقیناً ایسے شخص کو کوئی بھی نمازی شمار نہیں کرتا۔

ایسا عملِ کثیر جو نماز کو باطل کر دیتا ہے اس میں علماء و مجتہدین نے بہت اختلاف کیا ہے۔(۳)

امام شوکانیؒ رقمطراز ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ بے شک نماز منعقد ہونے کے بعد......فاسد نہیں ہوتی الا کہ کوئی ایسا فاسد کر دینے والا عمل کر لیا جائے جس کے مفسد ہونے کی شریعت نے خبر دے دی ہو مثلاً وضوء کا ٹوٹ جانا' جان بوجھ کر لوگوں سے کلام کرنا' یا ثابت ارکانِ نماز میں سے عمداً کسی رکن کو چھوڑ دینا وغیرہ۔(٤)

269- ایسے افعال جو دورانِ نماز سنت سے ثابت ہیں لیکن انہیں عملِ کثیر نہیں کہا جا سکتا

(1) بچہ اٹھا کر نماز پڑھنا:

رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا کر نماز پڑھ لیتے تھے۔ جب رکوع و سجدہ کرتے تو اسے اتار دیتے اور جب قیام کرتے تو اسے دوبارہ اٹھا لیتے۔(۵)

(2) منبر سے اتر کر سجدہ:

آپ ﷺ نے منبر پر چڑھ کر نماز پڑھائی' جب سجدے کا ارادہ کیا تو نیچے اتر آئے اور سجدہ کر کے پھر واپس لوٹ گئے۔(٦)

(۱) [مسلم (٥٣٧) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب تحريم الكلام في الصلاة......' أبو داود (٩٣١) نسائي (١٤/٣) دارمي (٣٥٣/١) بيهقي (٢٤٩/٢)]

(۲) [تحفة الأحوذي (٤٥٥/٢) عمدة القاري (٢٩٨/٦)]

(۳) [تفصیل کے لیے دیکھیے : الفقه الإسلامي وأدلته (١٠٣١/٢-١٠٣٤)]

(٤) [السيل الجرار (٢٣٥/١)]

(٥) [بخاري (٥١٦) كتاب الصلاة : باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة' مسلم (٥٤٣) أبو داود (٩١٧) نسائي (١٢٠٤) موطا (١٧٠/١) أحمد (٢٩٥/٥)]

(٦) [بخاري (٣٧٧) كتاب الصلاة : باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب' مسلم (٥٤٤)]

The Real Muslims Portal

RMPInternational.TK

(3) بہت زیادہ رونا:

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ﴿وفی صدرہ أزیز کأزیز المرجل من البکاء﴾ "آپ ﷺ کے سینے سے گریہ وزاری کی ایسی آوازیں آ رہی تھیں جیسے جوش کھاتی ہوئی ہنڈیا سے آوازیں آتی ہیں۔" (۱)

(4) کھنکارنا:

جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے میرے دو اوقات تھے۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو ﴿تنحنح لی﴾ "آپ ﷺ مجھے مطلع کرنے کے لیے کھنکار دیتے۔" (۲)

امام شافعیؒ اور امام ابو یوسفؒ اس عمل کو نماز کے لیے مفسد نہیں کہتے جبکہ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ اسے بھی مفسد قرار دیتے ہیں۔ (۳)

(5) پھونکنا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿نفخ فی صلاۃ الکسوف﴾ "آپ ﷺ نے نماز کسوف کے دوران پھونکا۔" (٤)

اس مسئلے میں بھی فقہاء نے اختلاف کا دامن نہیں چھوڑا۔ (٥)

(6) سبحان اللہ کہنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿التسبیح للرجال والتصفیق للنساء﴾ "(نماز میں بوقت ضرورت) مرد "سبحن اللہ" کہیں (کہ امام کو مطلع کریں گے) اور عورتیں تالی بجائیں گی۔" (٦)

(7) اشارے سے سلام کا جواب:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دوران نماز جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو سلام کرتے تو آپ ﷺ انہیں کیسے جواب دیتے تو انہوں نے کہا ﴿یقول هکذا وبسط کفه﴾ "اس طرح کرتے اور اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔" (۷)

---

(۱) [صحیح : صحیح أبو داود (۷۹۹) کتاب الصلاۃ : باب البکاء فی الصلاۃ ' أبو داود (۹۰٤) أحمد (۲٥/٤) نسائی (۱۳/۳) ابن خزیمة (۹۰۰)]

(۲) [ضعیف : ضعیف ابن ماجة (۸۱۰) کتاب الأدب : باب الاستئذان ' ابن ماجة (۳۷۰۸) أحمد (۸۰/۱)]

(۳) [نیل الأوطار (۱٦۳/۲)]

(٤) [صحیح : صحیح أبو داود (۱۰٥٥) کتاب الصلاۃ : باب من قال یرکع رکعتین ' أحمد (۱٥۹/۲) أبو داود (۱۱۹٤) نسائی (۱۳۷/۳) بیهقی (۳۲٤/۳)]

(٥) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: روضة الطالبین (۳۹٤/۱) رد المحتار (۳۷۰/۲) الهدایة (٦۱/۱) سبل السلام (۱۹٦/۱) المغنی (٤٥۱/۲) تحفة الفقهاء (۲٤۷/۱)]

(٦) [بخاری (۱۲۰۳) کتاب الجمعة : باب التصفیق للنسآء ' مسلم (٤۲۲) أبو داود (۹۳۹) ترمذی (۳٦۷) نسائی (۱۱/۳) ابن ماجة (۱۰۳٤) أحمد (۲٦۱/۲)]

(۷) [صحیح : صحیح أبو داود (۸۲۰) کتاب الصلاۃ : باب رد السلام فی الصلاۃ ' أحمد (۱۲۳٦) أبو داود (۹۲۷) ترمذی (۳٦٦)]

The Real Muslims Portal

RMPInternational.TK

(8) سانپ اور بچھو کو مارنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿اقتلوا الأسودين في الصلاة : الحية والعقرب﴾ ''نماز میں دو سیاہ جانوروں یعنی سانپ اور بچھو کو مار دیا کرو۔'' (۱)

(9) تھوکنا:

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿بزق رسول الله ﷺ في ثوبه وحك بعضه ببعض﴾ ''آپ ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا پھر اس کے کچھ حصے کو کچھ دوسرے حصے کے ساتھ کھرچا۔'' (۲)

(10) تھوک کو جوتی سے ملنا:

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ﴿فرأيته تنخع فدلكها بنعله﴾ ''میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے تھوکا اور اپنی جوتی کے ساتھ اسے مل دیا۔'' (۳)

(11) چند قدم چلنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور دروازہ بند ہوتا پس میں آ کر دروازہ کھلواتی (یعنی کھٹکھٹاتی) ﴿فمشى ففتح لي ثم رجع إلى الصلاة﴾ ''تو آپ ﷺ چل کر دروازہ کھولتے پھر نماز گاہ کی طرف لوٹ جاتے۔'' (٤)

(12) کسی کو ہاتھ لگا کر مطلع کرنا:

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور آپ ﷺ کے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوتیں۔ جب آپ ﷺ سجدے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ ان کی ٹانگ پر رکھتے تاکہ وہ سجدے کی جگہ چھوڑ دیں۔ (٥)

(13) دوران نماز بچے کا کمر پر سوار ہو جانا:

بعض اوقات حضرت حسین رضی اللہ عنہ آتے اور آپ ﷺ اس وقت سجدے میں ہوتے تو وہ آپ ﷺ کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے اور آپ ﷺ اس وجہ سے سجدے کو قدرے طویل کر دیتے۔ (٦)

---

(۱) [صحيح : صحيح أبو داود (٨١٤) كتاب الصلاة : باب العمل في الصلاة ' أبو داود (٩٢١) ترمذى (٣٩٠) نسائى (١٢٠٢) ابن ماجة (١٢٤٥) ابن حبان (٢٣٤٦)]

(۲) [صحيح : صحيح أبوداود (٣٧٤) كتاب الطهارة : باب البصاق يصيب الثوب ' أبو داود (٣٨٩)]

(۳) [مسلم (٥٥٤) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب النهى عن البصاق فى المسجد......]

(٤) [حسن : صحيح أبو داود (٨١٥) كتاب الصلاة : باب العمل في الصلاة ' أبو داود (٩٢٢) ترمذى (٦٠١) نسائى (١٢٠٦)]

(٥) [بخارى (٣٨٢) كتاب الصلاة : باب الصلاة على الفراش ' مسلم (٥١٢) مؤطا (١١٧/١) أبو داود (٧١٣)]

(٦) [صحيح : صحيح نسائى (١٠٩٣) كتاب التطبيق : باب هل يجوز أن تكون سجدة أطول من سجدة ' نسائى (١١٤٢) أحمد (٤٩٤/٣) حاكم (١٦٦/٣)] شیخ محمد صبحی حسن حلاق نے اسے صحیح کہا ہے۔ [التعليق على الروضة الندية (٢٨٦/١)]

The Real Muslims Portal

RMPInternational.TK

(14) دوران نماز جوتیاں اتارنا:

رسول اللہ ﷺ نے جوتیاں پہن کر نماز ادا فرمائی لیکن جب دوران نماز گندگی کا علم ہوا تو اپنی جوتیاں اتار دیں۔(۱)

(15) ایک صحابی اپنے جانور کی لگام تھامے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا وہ جانور جس طرف (زور سے) چلتا یہ بھی اس کے پیچھے چلنے لگتا۔(۲)

(16) جمائی روکنا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿التثاؤب من الشيطان فإذا تثاؤب أحدكم فليكظم ما استطاع﴾ "جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الوسع اسے روکنے کی کوشش کرے۔" اور جامع ترمذی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ﴿في الصلاه﴾ "نماز میں (جمائی روکے)۔"(۳)

وَبِتَرْكِ شَرْطٍ أَوْ رُكْنٍ عَمْدًا	اور کسی شرط ❶ یا رکن ❷ کو جان بوجھ کر ❸ چھوڑ دینے سے (نماز باطل ہو جاتی ہے)۔

❶ جیسا کہ وضوء یا نیت وغیرہ کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ شرط کا فقدان مشروط کے فقدان کو مستلزم ہے۔(٤)

❷ کیونکہ رکن کسی بھی چیز کا وہ حصہ ہوتا ہے جس کے بغیر اس چیز کی تکمیل ناممکن ہو۔(٥)

❸ اگر بھول کر کوئی شخص شرط یا رکن چھوڑ دے تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں یا تو بعد میں اسے یاد آ گیا یا نہیں آیا۔ اگر اسے بعد میں بھی یاد نہیں آیا تو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ اور حدیث نبوی ہے کہ ﴿إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ و النسيان......﴾ لہٰذا ان دلائل کے مطابق وہ شخص گنہگار نہیں ہوگا۔ اور اگر اسے بعد میں یاد آ جائے تو شرط چھوڑنے کی صورت میں اسے مکمل نماز دوبارہ ادا کرنا ہوگی کیونکہ کوئی بھی شرط چھوڑ دینے سے نماز بالکل ہوتی ہی نہیں اور اگر رکن رہ گیا تھا تو وہ صرف متروکہ رکن ادا کر کے نماز کی تکمیل کرے اور آخر میں سہو کے سجدے کرے جیسا کہ نبی ﷺ کا یہی عمل حدیث ذوالیدین میں مذکورہ ہے۔ (واللہ اعلم)(٦)

○ فرائض کے متعلق حق بات یہی ہے کہ (ان میں سے کسی کو چھوڑ دینا) نماز کو فاسد نہیں کرتا۔[٧] بلکہ محض فرائض پر عمل کرنے والا اجر و ثواب اور انہیں چھوڑنے والا گناہ و سزا کا مستحق ہوتا ہے۔(۸)

(۱) [حاکم (۱۳۹۳) مجمع الزوائد (۵۶/۲)]
(۲) [بخاری (۱۲۱۱) کتاب الجمعة : باب إذا انفلتت الدابة فی الصلاة]
(۳) [مسلم (۲۹۹٤) کتاب الزهد والرقائق : باب تشمیت العاطس و کراهة التثاؤب ' ترمذی (۳۷۰) کتاب الصلاة : باب ما جاء فی کراهیة التثاؤب فی الصلاة ' صحیح ترمذی للألبانی (۳۰٤)]
(٤) [الإحکام للآمدی (۱۲۱/۱) الموافقات للشاطبی (۱۸۷/۱)]
(٥) [الفرائض (ص/۱۷)]
(٦) [بخاری (۷۱٤)]
(۷) [السیل الجرار (۲۳٤/۱)]
(۸) [الإحکام فی أصول الأحکام للآمدی (۹۱/۱) المستصفی للغزالی (۲۷/۱) الموافقات للشاطبی (۱۰۹/۱)]

The Real Muslims Portal